گیا اور احکام نہ ماننے پر گھر کی خواتین کو بے آبرو کرنے کی دھمکی دی گئی۔

عمل پارٹی کے سربراہ ابراہیم شکری' وفد پارٹی کے سربراہ فؤاد سراج الدین' اخوان المسلمون کے نمایندے محمد المامون الھضیبی' نصیری پارٹی کے سربراہ ضیاء الدین داؤد' تجمع پارٹی کے سربراہ خالد محی الدین' احرار پارٹی کے سربراہ مصطفیٰ کامل مراد' مصر العربی کے سربراہ جمال رابع' خضر پارٹی کے سربراہ کمال کبیرہ اور مصری کمیونسٹوں کے نمایندے ابراہیم ابد راوی نے مصری صدر کے نام ایک مشترکہ یادداشت بھیجی اور خصوصی عدالتوں کے قیام کو انصاف و عدل کے منافی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ آیندہ انتخابات کے منصفانہ انعقاد کے لیے گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے' اور الزام ہونے کی صورت میں سول عدالتوں میں مقدمات چلائے جائیں۔

حکومت نے پریس پر مزید پابندیاں عائد کی ہیں۔ کسی ایسی خبر کی اشاعت پر جس میں صدر مملکت' حکومتی پارٹی' یا سرکاری پالیسی کے خلاف 'بغاوت' پائی جاتی ہو' ۵ سے ۱۰ سال تک کی قید اور ۲۰ ہزار مصری پاؤنڈ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ صدر مملکت نے صدارتی حکم نامہ کے ذریعے اس قانون کی توثیق کر دی ہے۔

مغربی ممالک میں اخوان المسلمون کے ترجمان کمال ھلباوی نے ایمنیسٹی انٹرنیشنل کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا: اخوان المسلمون مصر یقین رکھتی ہے کہ عام انتخابات کے ذریعے حکومت میں تبدیلی لائی جائے۔ حکومت کے کسی ادارے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ سیاسی پارٹی کے قیام پر پابندی لگائے۔ سیاسی اجتماع کرنے اور لوگوں کو اس میں شرکت پر تیار کرنے کے لیے کوئی پابندی لگانا بلاجواز ہے۔ فوج کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا خلاف ضابطہ ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عدالتوں کو بالکل آزاد رکھا جائے' خصوصی عدالتیں فی الفور ختم کی جائیں۔ انتظامیہ کو عدلیہ سے الگ کیا جائے' سول ججوں کے علاوہ سزا دینے کا اختیار کسی کو نہ ہو۔ پولیس صرف وزرا کی حفاظت نہ کرے بلکہ عام مصری عوام کی حفاظت کے لیے کمربستہ ہو۔ عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ اجتماع' جلوس' اخبار اور ٹی وی کے ذریعے اپنی رائے دوسروں تک پہنچائیں۔

ملت اسلامیہ کی بدنصیبی یہ ہے کہ جمہوریت کے نام نہاد علمبردار ہی اس کو بنیادی جمہوری حقوق سے محروم رکھے ہوئے ہیں۔ الجیریا کی مثال تو روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اسی نومبر میں الجیریا میں 'انتخابات' ہو رہے ہیں جن کا تمام پارٹیوں نے بائیکاٹ کیا ہے۔ اب ترکی میں بھی اس کی تیاریاں ہیں کہ جائز ناجائز ہر ذریعہ سے رفاہ پارٹی کا راستہ روکا جائے۔ بنگلہ دیش میں بھی جلد انتخابات متوقع ہیں۔ اہم اسلامی ممالک میں تحریک اسلامی کو یہی چیلنج درپیش ہے کہ عوام کی حمایت حاصل کرنے کے بعد' پرامن اور جمہوری ذرائع سے حکومت و اقتدار میں اس کا اظہار کس طرح ہو۔ جو بات مغربی ممالک

میں ایک روز مرہ امر ہے وہی یہاں ایک لاینحل مسئلہ ہے۔ حکمران مافیا کی طرح گردنوں پر مسلط ہیں اور اپنی ہی قوم کو قتل و غارت گری کا شکار بنانے میں کوئی تکلف نہیں کرتے۔ اس صورت حال نے ترقی اور خوشحالی کی راہیں مسدود کر دی ہیں۔ قوموں کی ساری توانائیاں باہمی کشمکش میں ضائع ہو رہی ہیں لیکن اس جدوجہد میں بالآخر حق کو غالب ہونا ہے۔ کشمکش کا یہ دور جلد گزرے گا اور عوام کی مرضی بروئے کار آئے گی۔ مسلم ممالک میں عوام کی آرزوؤں اور امنگوں کے مطابق حکومتیں قائم ہوں گی۔ مغرب کے اہل دانش، خیرخواہوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی حکومتوں کو یہ مشورہ دیں کہ وہ مسلم ممالک میں حقیقی جمہوریت کو پھلنے پھولنے دیں اور غیر مقبول اور ظالم حکمرانوں کا ساتھ چھوڑ دیں۔

پاکستان / براؤن: پریسلر کا دوسرا چہرہ

مسلم سجاد

امت مسلمہ کا ایک اہم ملک پاکستان، امریکہ کے ایسے روایتی دوستوں میں ہے کہ دوست کچھ بھی ستم کر لے، یہ خوئے وفاداری ترک نہیں کرتا۔ صرف پاکستان کو سبق سکھانے اور راہ راست پر لانے کے لیے، یعنی اس کا نیوکلیر پروگرام ترک کروانے کے لیے، پانچ سال قبل پریسلر ترمیم کے ذریعے ہر طرح کی فوجی اور اقتصادی امداد پر پابندی لگائی گئی حتیٰ کہ جن ۲۸ ایف۔۱۶ جہازوں کی قیمت ۱ء۴ بلین ڈالر ادا کر دی گئی تھی، وہ بھی نہیں دیے گئے۔ اب بے نظیر کے دورے کے موقع پر قول و قرار، اور واقفان حال کے مطابق کافی کچھ سیاسی قیمت وصول کرنے کے بعد براؤن ترمیم منظور کی گئی ہے۔ اسے حکومت پاکستان اپنی فتح عظیم اور مبین قرار دے رہی ہے لیکن اس کے ذریعے نہ خریدے ہوئے ایف۔۱۶ حوالے کیے جا رہے ہیں، نہ ان کی قیمت واپس کی جا رہی ہے اور نہ معاشی امداد بحال کی گئی ہے۔ اسلحہ کی فروخت پر پابندی بھی برقرار رہے گی بلکہ اس ترمیم کی ایک شق کے ذریعے امریکی فوج کو 'فوجی رابطوں' اور 'قیام امن' کے لیے پاکستان بلا روک ٹوک آزادانہ آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس میں جو معانی پنہاں ہیں، رموز مملکت سے آگاہ اس کا قیاس کر سکتے ہیں۔ پاکستان کو اپنی ادا شدہ قیمت پر ۷ کروڑ ڈالر سالانہ سود کا جو نقصان ہوا ہے، اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ غالباً بے نظیر حکومت، امریکہ سے معاملہ کرتے ہوئے، شریعت اسلامی کے مطابق، سود لینا حرام سمجھتی ہے۔ حکومت امریکہ اصل رقم اس صورت میں واپس کرنے کو تیار ہے کہ کوئی دوسرا ملک ان ایف۔۱۶ جہازوں کو خرید لے۔ ان شرائط پر خوشی کوئی پاکستان کی حکومت ہی منا سکتی ہے۔

آج تک کوئی یہ بتانے والا نہیں ہے کہ یہ قیمتی اور مہنگے جہاز خریدنے کا فیصلہ ہی کیوں کیا گیا۔

اور جب حکومت امریکہ نے ان کو فروخت پر قانون کے ذریعے پابندی لگا دی تو پھر بھی ان ہی کے پیچھے کیوں لگے رہے۔ اس سے سستے اور بہتر جہازوں کی طرف کیوں نہیں گئے۔ کیا اس لیے کہ کمیشن کی رقم متعلقہ بنک کھاتوں میں جمع کی جا چکی تھی۔

ایف۔۱۶ خریدنے کا فیصلہ کیوں کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اصل کامیاب اور بہتر جہاز ایف۔۱۵ تھا۔ جو آج دو عشروں کے بعد بھی دنیا کا بہترین لڑاکا جہاز مانا جاتا ہے۔ اسے تحفظ دینے کے لیے اور دوسرے ملکوں کو محروم رکھنے کے لیے کمتر ایف۔۱۶ کے گن گائے گئے اور ۱۷ ملکوں کو ۳ ہزار سے زائد فروخت کر دیے گئے۔ حب وطن کا تقاضا تھا کہ ہمارے ماہرین دھوکے اور لالچ میں آئے بغیر متبادل جہازوں کا سودا کرتے، جب کہ ہم نقد ادائیگی کر رہے تھے۔ اب ایف۔۱۶ کی طلب ختم ہو چکی ہے۔ خریدار ملنا مشکل ہے۔ ماہانہ پیداوار ۱۲ سے گر کر ۳ رہ گئی ہے۔

پریسلر براؤن کے سارے معاملے کا ایک ہی ہدف ہے۔ پاکستان کو نیوکلیر طاقت بننے سے اور سیاسی طور پر خود مختار بننے سے روکنا۔ جب پریسلر ترمیم سے مکمل ہدف حاصل نہ ہوا تو اب براؤن ترمیم کے ذریعے کوشش کی جا رہی ہے۔ جنرل (ر) خالد محمود عارف کے مطابق ملک کا ہر ٹیکسی ڈرائیور اور حجام بھی جانتا ہے کہ اتنی معمولی رعایت کے لیے ہم نے کیا قیمت ادا کی ہے۔ معمولی فائدوں کے لیے بہت کچھ قربان کر دیا گیا ہے۔ امریکی حکام نے اس کو راز نہیں رکھا کہ پاکستان کے ساتھ ان کی پالیسی 'امداد' دینا یا نہ دینا' اسی ایک مقصد کے لیے ہے کہ پاکستان نیوکلیر نہ ہو۔ ۱۹۸۹ کے بعد سے یورنیم افزودگی منصوبہ پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ بھارت نے ۲ ہزار ۳ سو نیوکلیر اسلحوں کے لیے پلوٹنیم تیار کیا ہے اور ہم نے صرف ۱۰ کے لیے۔

اس طرح کے نازک حساس قومی معاملات میں مقابلہ کرنے کے لیے حکمرانوں اور قوم کا باہمی اعتماد ناگزیر ہے۔ حکمران پر عزم ہوں' قومی عزائم سے مخلص ہوں تو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حکمران قومی مقاصد فروخت کرنے کے لیے تیار ہوں' تو موجودہ اور آیندہ نسلیں غلامی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آج پاکستان کی آزادی رہن رکھی جا چکی ہے۔ وسط ایشیا کے ممالک اور ایران کے ساتھ ہماری پالیسی ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ صورت حال ایک آزاد خود مختار ملک کے' خصوصاً مسلمان ملک کے کسی بھی طرح شایان شان نہیں۔ پاکستان کے عوام کو ملک کے بہی خواہوں کو جاگنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کوئی ان کی تقدیر سے نہ کھیلے اور وہ یہ وطن' اپنی آیندہ نسل کو آزاد حالت میں منتقل کریں۔